B.A. II (H)
Paper II (4)

اقبال کی مثنوی "پس چہ باید کرد"

"پس چہ باید کرد اے اقوام شرق" فارسی میں علامہ اقبال کی آخری مثنوی ہے
جو ان کے شاہکار "جاوید نامہ" کے بعد لکھی گئی ہے۔ اس مثنوی میں اقبال نے
اقوام مشرق بالخصوص مسلم اقوام سے خطاب کیا ہے جو اقبال کی دلچسپیوں
اور فکروں کا محور رہے۔ اس میں اقبال کا ایجاز و اختصار واضح ہے وہ
اس صورت حال سے دوچار ہیں جس میں نیرنگی حالات کے باعث
مغرب غالب اور مشرق زیردست تھا۔ دراصل سوال غالب و مغلوب کا
تھا جس میں غالب نشۂ اقتدار میں چور تھا۔ اس طوفان حوادث کو
اقبال نے سمجھا ایسے میں کون کب تک اپنا دامن اس طوفان سے بچا سکتا ہے
اقبال کی نگاہ نے صدیوں بعد انقلاب کے اسباب رونما ہوتے
سچ کر دیکھا۔ اقبال کا ذہن بیک وقت کتنے ہی منطقوں میں کام کر رہا تھا
برصغیر میں مقامی حالات نے نئی کروٹیں لینا شروع کر دیا تھا
دنیائے اسلام کے پے درپے حادثات، ارتدادات، خود فروشی، ہوسناکی
مسلسل تکبر اور نہ تھمنے والا طوفان۔ مغرب کی مسلسل ارتقا پذیر علوم و فنون
اور افکار و نظریات اور مغربی تہذیب و تمدن نے مشرق کے نظام کہن
کو پارہ پارہ کر دیا تھا۔ اقبال نہیں چاہتے تھے کہ مشرق کی قومیں
مغرب کے نقش قدم پر چلیں۔ وہ نہیں چاہتے تھے کہ مشرق دوسرا مغرب
بن جائے
اقبال مغرب سے قریب ہونے کے باوجود مشرق کو یہ پیغام دینا چاہتے ہیں
کہ وہ اپنا تشخص برقرار رکھے۔ اپنی وضع کو ضائع نہ کرے
مشرق کی قومیں کسی بھی اعتبار سے بھی مغرب کی دست نگر نہ ہوں۔

جس کے سبب زندگی فکری اور روحانی گوشوں میں مفلوج ہو کر رہ جاتی ہے
آخرکار علامہ کی عظیم رسالت شاعری میں عروج پرواز ہوتا ہے
[illegible] احساس ہوا کہ مغرب ہی ہم لوگوں کے چارہ گر ہیں ۔

انہیں بہت افسوس ہوتا کہ مسلمان جنہوں نے تمام دنیا کو اپنے فیض سے مالامال
کیا تھا اب بے دست و پا ہیں اور مغرب کے طور طریق کا شکار ہیں ،
وہ اپنا ماضی ، اپنا دین اور اپنی شاندار روایات کو بھول گئے ہیں
ان کا دل و دماغ [illegible] مغرب سے مرعوب ہے ۔ علامہ اقبال کو
امید ہے کہ اگر ہم فرزندِ مشرق کو ایسی آتش نوائی
عطا کرے جس سے مشرق کے سینوں میں ایک نئی لگن اور نئی امید پیدا
کر دے ۔ یہ صرف میر عرب کی ذات فیض آثار ہی سے ممکن ہے ۔